

## آج کا خطبہ

(مولانا) محمد یوسف خان

استاذ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور

### عداوت اور محبت صرف اللہ کے لیے ہو

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم اما بعد :

عن ابی امامۃؓ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من احب للہ و ابغض للہ، واعطى للہ و منع للہ فقد استکمل الایمان. (رواہ ابوداؤد)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جس نے اللہ ہی کے لیے کسی سے محبت کی اور اللہ ہی کے لیے دشمنی رکھی اور اللہ ہی کے لیے دیا (جس کسی کو کچھ دیا) اور اللہ ہی کے لیے منع کیا اور نہ دیا تو اس نے اپنے ایمان کی تکمیل کر لی۔“

ایک مسلمان کی زندگی کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنا ہے۔ اس لیے مسلمان کی کوشش اپنے ہر قول و فعل سے یہی ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کام کرنے کی وجہ سے ایمان کامل ہوتا ہے یعنی جس شخص نے اپنی حرکات و سکنات، اپنے جذبات اور احساسات اس طرح اللہ تعالیٰ کی مرضی کے تابع کر دیئے کہ وہ جس سے تعلق جوڑتا ہے، اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہی جوڑتا ہے اور جس سے تعلقات توڑتا ہے اللہ تعالیٰ ہی کے لیے توڑتا ہے۔ جس کو کچھ دیتا ہے اللہ ہی کے لیے دیتا ہے۔ اور جس کے دینے سے ہاتھ روکتا ہے صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی مقصود ہوتی ہے۔

جس شخص کی سوچ اور تفکرات اس قدر رضائے الہی کے تابع ہوں، اسے اللہ تعالیٰ سے کامل تعلق اور کامل ایمان نصیب ہوتا ہے۔ عداوت یعنی دشمنی اور محبت اللہ ہی کے لیے کرنا ایسا عمل ہے جس سے انسان اللہ تعالیٰ کا محبوب بن جاتا ہے۔ جیسا کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے:

سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يقول: قال اللہ تعالیٰ وجبت محبتی

للمتحابین فی

یعنی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا .... کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

جو لوگ میری رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہیں ان کے لیے میری محبت واجب ہو جاتی ہے۔  
 اور ایسا کیوں ہوتا ہے؟ اس لیے کہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے  
 ہیں "جس بندے نے بھی اللہ کے لیے کسی سے محبت کی، اس نے دراصل اپنے رب کریم کی عظمت اور توقیر کی۔  
 کیونکہ جب عداوت اور محبت اللہ کی رضا کے لیے ہو تو اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی قدر و منزلت کا اندازہ، حضرت ابو  
 ذر غفاری رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہو سکتا ہے۔

وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں:

ان احب الاعمال الى الله تعالى الحب في الله والبغض في الله

یعنی بندوں کے اعمال میں سے اللہ کو سب سے زیادہ پسند وہ محبت اور عداوت ہے جو اللہ کی رضا کے لیے ہو۔“  
 اللہ کی رضا کے لیے مسلمان بھائی سے محبت کرنا اور رضائے الہی کے لیے اس سے ملاقات کرنا، کتنا عظیم  
 عمل ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے اندازہ ہو سکتا ہے فرماتے ہیں کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 ارشاد فرمایا کہ ایک شخص اپنے مسلمان بھائی سے ملاقات کے لیے چلا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ اس کے  
 راستے میں منتظر بنا کر بٹھا دیا گیا۔ جب وہ شخص اس جگہ سے گزرا تو فرشتے نے پوچھا: کہاں کا ارادہ ہے؟ اس شخص  
 نے جواب دیا کہ میں اپنے ایک مسلمان بھائی کی ملاقات کے لیے جا رہا ہوں۔ فرشتے نے کہا کیا تمہارا اس پر کوئی  
 احسان ہے یا کوئی اور حق ہے جس کی خاطر اس کے پاس جا رہے ہو؟ اس شخص نے جواب دیا "مجھے تو صرف اللہ  
 تعالیٰ کے لیے اس سے محبت ہے اس لیے اس سے ملاقات کے لیے جا رہا ہوں فرشتے نے کہا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے  
 تمہارے پاس بھیجا ہے کہ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرتا ہے جس طرح تم اللہ تعالیٰ کے لیے اس شخص سے محبت کرتے  
 ہو۔“

آج معاشرے میں محبت اور عداوت کے لیے دنیوی مفادات کو بنیاد بنا لیا گیا۔

چنانچہ کسی سے کوئی فائدہ پہنچتا ہے تو اس سے محبت کی جاتی ہے۔ اس کی عزت اور توقیر معاشرے کی نگاہ میں  
 ہوتی ہے اور جس کسی سے فائدہ نہ پہنچے، اسے عزت کی نگاہوں سے نہیں دیکھا جاتا، بلکہ اس سے نفرت کی جاتی  
 ہے۔

اس دنیا میں رشتہ داری اور قرابت کی وجہ سے محبت اور تعلق کا ہونا تو عام ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص کسی کی مالی مدد کرتا ہے اسے ہدیے اور تحفے دیتا ہے، تو اس محسن کی محبت بھی ایک فطری بات ہے۔ حالانکہ اسلامی تعلیمات کی رو سے ان تمام تعلقات سے قطع نظر کرتے ہوئے، محبت اور عداوت اللہ کی رضا کے لیے ہونی چاہیے۔

آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی روشنی میں واضح ہو چکا کہ جب ہماری محبت اور نفرت کا مدار رضائے الہی پر ہوگا، تو اس سے ایمان کامل ہوگا، دنیا اور آخرت میں نجات اور فلاح نصیب ہوگی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور محبت حاصل ہوگی۔

اور جس سے اللہ تعالیٰ محبت کریں گے اس سے تمام مخلوق محبت کرے گی۔ جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ”جب اللہ تعالیٰ کسی سے محبت فرماتے ہیں تو حضرت جبریل علیہ السلام سے ارشاد فرماتے ہیں کہ ”مجھے فلاں شخص سے محبت ہے تم بھی اس سے محبت کرو۔ اس پر حضرت جبریل علیہ السلام خود بھی اس شخص سے محبت کرتے ہیں اور آسمان میں اعلان کر دیتے ہیں کہ فلاں شخص اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ ہے تم سب اس سے محبت کرو۔ پس آسمان والے اس سے محبت کرتے ہیں اور زمین والوں کے دلوں میں بھی اس کی محبت ڈال دی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کسی سے محبت کرنے کا کتنا بڑا انعام ملتا ہے، کہ سب آسمان اور زمین والے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ والوں کی طرف، دل خود بخود کھینچتا ہے۔ کسی اندرونی جذبے کے تحت ان سے محبت اور الفت جوش مارنے لگتی ہے۔ بے لوث محبت کی وجہ سے دوسروں کے دل میں بھی عزت اور توقیر بڑھتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے دنیوی اور اخروی انعامات ملتے ہیں اور آخرت میں بلند و بالا درجات نصیب ہوتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے:

این المتحابون بجلالی الیوم اظلم فی ظلّی یوم لا ظل الا ظلی (رواہ مسلم)

یعنی کہاں ہیں میرے وہ بندے جو میری عظمت اور میرے جلال کی وجہ سے آپس میں محبت کرتے تھے؟ آج جب کہ میرے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں، میں اپنے ان بندوں کو اپنے عرش کے سائے میں جگہ دوں گا۔“

بے لوث محبت کرنے والوں کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ عِبَادًا لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ، يَغْبِطُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ قِيلَ: مَنْ هُمْ؟ لَعَلَّنَا نَحِبُّهُمْ؛ قَالَ: هُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوا بِنُورِ اللَّهِ، مِنْ غَيْرِ أَرْحَامٍ وَلَا أَنْسَابٍ، وَجُوهُهُمْ نُورٌ عَلَى مَنَابِرٍ مِنْ نُورٍ، لَا يَخَافُونَ إِذَا خَافَ النَّاسُ، وَلَا يَحْزَنُونَ إِذَا حَزَنَ النَّاسُ، ثُمَّ قَرَأَ: (أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ) (سنن ابی داؤد 3527)

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ کے بندوں میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے جو انبیاء و شہداء تو نہیں ہوں گے لیکن قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی جانب سے جو مرتبہ انہیں ملے گا اس پر انبیاء اور شہداء رشک کریں گے“ لوگوں نے پوچھا: اللہ کے رسول! آپ ہمیں بتائیں وہ کون لوگ ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وہ ایسے لوگ ہوں گے جن میں آپس میں خونی رشتہ تو نہ ہوگا اور نہ مالی لین دین اور کاروبار ہوگا لیکن وہ اللہ کی ذات کی خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہوں گے، قسم اللہ کی، ان کے چہرے (مجسم) نور ہوں گے، وہ خود پر نور ہوں گے انہیں کوئی ڈرنہ ہوگا جب کہ لوگ ڈر رہے ہوں گے، انہیں کوئی رنج و غم نہ ہوگا جب کہ لوگ رنجیدہ و غمگین ہوں گے“ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: «أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ» ”یاد رکھو

اللہ کے دوستوں پر نہ کوئی اندیشہ ہے اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں“ (سورۃ یونس: ۲۶)۔۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی باہمی محبت اور عداوت اپنی رضا کی خاطر نصیب فرمائے۔ آمین